رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون نمبر ۴۹۹

روزنامہ الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۵/۳۵ | سوموار ۲۸ ذیقعد ۱۴۰۱ھ، ۲۸ تبوک ۱۳۶۰ ہش، ۲۸ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۲

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۲۶ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

ضعف کی تکلیف ہے

احباب کرام خصوصی درد اور توجہ اور التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو حضور انور ایدہ اللہ کی صحت یابی کی دعائیں کرتے ہوئے آنسوؤں سے تر کر دیں اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں کمی کی وجہ سے قدرے بہتر ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحتِ کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین

محترم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان کو موٹر سائیکل کی ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوئی ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب باسط بہاولپور نے صحیح تشخیص کر کے علاج شروع کیا ہے۔ مکمل بیڈ ریسٹ کی ہدایت ہے۔ احباب جماعت توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مربی صاحب کو مکمل شفا عطا فرمائیں۔

محمد امداد الرحمٰن صدیقی
(مربی سلسلہ گلگشت کالونی۔ ملتان)

میرے بڑے بھائی محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب سابق مینجر کریم نگر فارم (سندھ) گذشتہ دنوں وقف عارضی کے دوران چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بلڈ پریشر کے نتیجہ میں گر گئے جس کے نتیجہ میں ان کے بائیں بازو کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے مقامی معالج نے ہڈی فوری طور جوڑ دی تھی مگر ایکسرے کے نتیجے میں کسی نقص کا علم ہونے پر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دوبارہ جوڑ کر پلستر لگایا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسر آسکتی ہے

کامل محبت اور کامل خوف ہی دو چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں!

ارشاد باری تعالیٰ

"لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ (الانعام: ۱۰۴)

ترجمہ:۔ نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ مہربانی کرنے والا (اور) حقیقت پر آگاہ ہے۔"

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا لاحول پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوت۔"

(بخاری کتاب الدعوات باب قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ ص ۹۴۹/۲)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"جو لوگ سچے دل سے خدا کے طالب ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسر آسکتی ہے اور خدا کو خدا کے ساتھ ہی شناخت کر سکتے ہیں اور خدا اپنی حجت آپ ہی پوری کر سکتا ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں اور انسان کبھی کسی حیلہ سے گناہ سے بیزار ہو کر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ معرفت کاملہ حاصل نہ ہو اور اس جگہ کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رک سکتا ہے اور نہ محبت میں ترقی کر سکتا ہے جب تک

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اپنی صحت کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ۔ ۲۵ تبوک / ستمبر۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے آخر میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے فرمایا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے نام خصوصی طور پر پیغام بھجوایا ہے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے خاص طور پر دردِ دل سے دعائیں کریں۔

یاد رہے کہ حضور انور آج علالتِ طبع کے باعث مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے تشریف نہیں لا سکے اور حضور کی ہدایت پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے خصوصی التزام۔ توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں۔ نماز تہجد کا التزام کیا جائے اور خصوصی طور پر حضور انور کی صحتیابی کے لئے نمازوں میں دعا کی جائے اور تمام احباب کرام کو بھی اس کی تحریک کی جائے کہ ہمارا پیارا خدا ہماری عاجزانہ دعائیں سنے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل اور مکمل صحت یابی عطا کرے۔ آمین!

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۲۸ تبوک ۱۳۶۰ ہش

تحریک جدید کی مالی قربانی کی اہمیت

الٰہی جماعتوں کو ہمیشہ ہی اپنی زندگی ابتلاؤں کے میدان میں سے گزرتے ہوئے قربانیوں کا سہارا لیتے ہوئے گزارنی ہوتی ہے۔ ابتلاء کی کیفیت کبھی بہت شدید ہو جاتی ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم نے یوں فرمایا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی (سی) تکلیف کی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی (بھی) پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا۔ تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان لانے والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ یاد رکھو! اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

تاہم اگر ابتلاء کی شدت اتنی نہ بھی ہو تو یہ بات بہرحال طے شدہ ہے کہ ابتلاء و مصائب الٰہی جماعتوں کا خاصہ اور لازمہ ہوتے ہیں اور الٰہی جماعتیں اس کے مقابل پر قربانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں اور اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلہ: ۲۲)

یہ وعدہ اسی وقت پوری شان اور آن بان سے پورا ہوتا ہے جبکہ قربانی کے میدان میں ان جماعتوں کے افراد آگے سے آگے بڑھتے جائیں اور صبر کرتے رہیں۔ اور استقامت دکھائیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۵۶)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعے) ضرور آزمائیں گے (اے رسول!) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء الٰہی جماعتوں کے لئے لازمی ہے۔ یہ ابتلاء قربانی کو چاہتا ہے تاکہ صبر سے اللہ تعالیٰ کے اجر کو حاصل کرنے کا انتظار کیا جائے اور جانی مالی اور عزتوں کی قربانی دے کر حق کے نام کو نہ صرف زندہ و پائندہ رکھا جائے بلکہ چار دانگ عالم میں اسے زور و شور سے پھیلا دیا جائے۔

حضرت المصلح الموعود نے جماعت احمدیہ کے احباب کو ہمیشہ یہ نصیحت فرمائی کہ جماعت کا ہر بچہ بڑا جوان مرد و عورت اس بات کو اپنے ذہن میں بٹھا لے کہ قربانی کے بغیر جماعت ہرگز ترقی نہیں کر سکے گی۔ جب حضور نے تحریک جدید کی مالی قربانی کا مطالبہ پیش کیا تو احباب جماعت کو قربانی کی ضرورت اور اس کے فلسفے سے آگاہ کرنا زیادہ ضروری ہو گیا۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود نے احباب جماعت کو تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا"

پھر حضور نے فرمایا:

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل نہ رہے۔"

(تقریر حضرت مصلح موعود مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۱۳۸)

حضور نے یہ ارشادات تحریک جدید کے ضمن میں فرمائے تھے۔ ان ارشادات سے تحریک جدید کی مالی قربانی کی زبردست اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ سارے احمدی تحریک جدید کی قربانیوں میں دل کھول کر حصہ لینے والے ہوں۔ آمین

اردو ہے جس کا نام

سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) نے جہاں پر دنیا کو عربی زبان کی اہمیت سے روشناس کرایا وہاں پر آپ نے برصغیر پاک و ہند میں وسیع پیمانے پر بولی جانے والی اردو زبان کو بھی ایک ایسا مرتبہ اور مقام عطا فرمایا کہ اردو زبان کے شائقین رہتی دنیا تک آپ کے احسان مند رہیں گے۔ سیدنا حضرت اقدس نے اپنا معرکۃ الآراء لٹریچر سارے کا سارا اسی اردو زبان میں تحریر فرمایا اور احمدیت کی ترقی اور عالمگیر پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اس زبان کا بڑھنا اور ترقی کرنا اسی طرح ناگزیر ہے جس طرح خود احمدیت کا ترقی کرنا۔

حضرت اقدس کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر اول اور حضرت مصلح موعود اور اب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات و خطبات اور جماعت احمدیہ کے سارے لٹریچر کا انتہائی قیمتی سرمایہ اسی اردو زبان میں محفوظ ہے۔ اس لحاظ سے اردو زبان سے والہانہ محبت، عشق اور شیفتگی ہر احمدی کا جزو ایمان ہونی چاہیئے اور کبھی بھی اردو لکھنے پڑھنے لکھنے سے بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے اپنے ملک میں تو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لیکن جو لوگ بڑی تعداد میں انگریزی بولنے والے ملکوں میں آباد ہو چکے ہیں، ان کے لئے یہ مسئلہ بہت اہم ہے کہ ان کے بچے اردو سے لاعلم رہ رہے ہیں، اگرچہ اس میں بنیادی کوتاہی خود والدین کی بھی ہے جو اگر گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ اردو بولیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے بچے اردو سے بے بہرہ رہ سکیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پچھلے سال جب دورۂ مغرب پر تشریف لے گئے تو حضور کو اس مسئلے کی سنگینی کا شدت سے احساس ہوا کہ نئی آنے والی نسل اردو سے بے بہرہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر حضور نے سختی سے تنبیہہ فرمائی اور جو ارشاد فرمایا وہ ان ممالک میں رہنے والے سبھی احمدیوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ حضور نے کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"پھر یہ امر بھی یاد رکھیں کہ جس طرح لاطینی اور یونانی عیسائیت کی زبانیں بنیں اسی طرح اب عربی اور اردو امت واحدہ کی زبانیں بننے والی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے بچوں کو اردو نہیں آتی اور بڑا فخر کرتے ہیں آپ

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَبُوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام تقریباً چار ہزار سال قبل دریائے فرات کے ساحلی قصبہ اُر (UR) (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور چچا بڑھئی تھے اور لکڑی کے بُت بنانے میں مہارت رکھتے تھے اور ان کی تجارت کرتے حضرت ابراہیمؑ اپنے والد اور چچا کو لکڑی کے بت بناتے اور فروخت کرتے اور ان پر ناک کان آنکھیں گھڑتے ہوئے دیکھتے آپ کی قوم کے لوگ ان بتوں اور مورتیوں کو پوجتے اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہوتے چنانچہ جب آپ ارشاد خداوندی سے نبی ہوئے تو آپ نے سب سے پہلے بُت پرستی کے خلاف توجہ فرمائی اور قرآن کریم نے اس حقیقت کا ذکر یوں کیا ہے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ (الانبیاء)

جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم کو کہا کہ یہ مجسمے کیا ہیں جن کے آگے تم بیٹھے رہتے ہو

آپ نے شرک اور بت پرستی کے خلاف وعظ کرنا شروع کر دیا اور سب سے پہلے آپ نے اپنے اقرباء کو بت پرستی کے خلاف تبلیغ شروع کی اور ان کے سامنے توحید کے حق اور تائید میں دلائل دیئے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا (مریم)

اے میرے باپ تو کیوں اس چیز کی پوجا کرتا ہے جو نہ تو سنتی ہے اور نہ ہی دیکھتی ہے اور نہ ہی وہ تیرے کام آتی ہے۔

ابتدا میں والد نے نہ صرف آپ کی مخالفت کی بلکہ دھمکی دیتے ہوئے یہاں تک کہا۔

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا (مریم)

اے ابراہیم اگر تو اس قسم کے خیالات اور وعظ سے باز نہ آیا تو میں تجھ کو سنگسار کر دوں گا اور تو مجھ سے کچھ عرصہ کے لئے الگ ہو جا۔

حضرت ابراہیمؑ نے باپ کا احترام کامل کرتے ہوئے کہا

سَلٰمٌ عَلَیْكَ

اچھا آپ پر سلامتی

باپ اور بیٹے کے درمیان تعلقات منقطع ہو گئے۔ مگر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پیغام رسالت اور دعوتِ توحید کو دوسروں کے سامنے پیش کیا اب آپ کے مخاطب عوام و خواص تھے اور اس دعوت اور پیغام کا چرچا ہر شہر اور ہر قریہ اور عراق کے نخلستانوں میں تھا مگر قوم نے قبول حق کا انکار کر دیا۔ اور آپ کی مخالفت بڑھتی ہی گئی۔

حضرت ابراہیمؑ کی قوم بُت پرستی کے علاوہ ستارہ پرست بھی تھی۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ ہمارے تمام معاملات میں ان کا بنیادی دخل ہے اور ملک کی خشک سالی اور سرسبزی میں سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کا بنیادی رابطہ ہے ان کی خوشنودی بہت ضروری ہے لہٰذا اُن کی پوجا کرنی چاہیئے چنانچہ ایک دن آپ نے کواکب پرستی کے خلاف ایسے علمی اور فکری انداز سے اپنی قوم کے ساتھ مکالمہ کیا جس کا انداز طنزیہ تھا مگر ان کی عقل اور ذہنی مزاج کے مطابق تھا۔ قرآن کریم نے اس دلچسپ واقعہ کا ذکر یوں کیا ہے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

(الانعام : ۷۷ تا ۸۰)

ایک دفعہ جب رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا تو اس نے کہا کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد جب اس نے چاند چمکتا ہوا دیکھا تو اس نے کہا کہ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں ضرور گمراہوں کی جماعت میں سے ہوتا۔ پھر جب اس نے سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے یہ بے شک سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو اس نے کہا کہ میں اس سے جسے تم خدا کا شریک بناتے ہو بالکل بیزار ہوں میں تو اپنا منہ اس ذات کی طرف یکسو ہو کر موڑتا ہوں جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

ان قرآنی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبلیغی مکالمہ رات کو بھی اور دن کو بھی تا غروب آفتاب ہوتا رہا اور آپ نے ستارہ ستارہ پرستی کے خلاف دلیل و برہان دے کر ان پر اتمام حجت کر دی اور آپ نے اعلانِ حق کے طور پر کہا کہ یہ ستارے اور شمس و قمر رب کہلانے کے ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہیں بلکہ میں ان امور سے بیزار ہوں ربوبیت کا استحقاق اس ذات کو ہے جو ربّ العالمین ہے۔ قرآن کریم حضرت ابراہیمؑ کی اس دلیل کو حجت بالغہ قرار دیتا ہوا ذکر کرتا ہے۔

وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ

یہ ہماری زبردست دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی۔

اس اتمام حجت کے بعد بھی قوم نے آپ کی دعوتِ توحید کو ٹھکرا دیا۔ اور ان کے لیل و نہار بت پرستی اور ستارہ پرستی میں گذرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک دن اعلان کر دیا جس کا ذکر قرآن کریم یوں کرتا ہے۔

وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ (الانبیاء)

بخدا میں تمہاری عدم موجودگی میں ضرور تمہارے بتوں کے متعلق ٹھوس تدبیر کروں گا۔

چنانچہ آپ نے ایک دفعہ عملی قدم بھی اٹھایا آپ اپنی قوم کے سب سے بڑے مندر میں تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں دیکھا کہ ان بتوں کے سامنے قسم قسم کے پھل اور رنگا رنگ کی مٹھائیاں چڑھاوے کے طور پر رکھی ہوئی ہیں حضرت ابراہیمؑ نے ان بتوں کو طنزیہ اسلوب میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

فَرَاغَ اِلٰۤی اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۔ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ۝

(الصافات)

حضرت ابراہیمؑ چپکے سے ان بتوں میں جا گھسے اور کہا تم کیوں نہیں کھاتے اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے بھی نہیں پھر اپنے دائیں ہاتھ سے ان سب کو توڑ دیا۔

سورۃ انبیاء میں اس کا ذکر یوں ہوا ہے

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ۝

اس کے بعد ان بتوں کو ریزہ ریزہ کر دیا مگر ان میں سے بڑے دیوتا کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اس سے معلوم کریں کہ یہ کیا ہوا۔

جب قوم کے لوگ مندر میں آئے تو انہوں نے یہ منظر دیکھا ان کے ذہنوں میں کئی سوالات پیدا ہوئے۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ۝ (الانبیاء)

قوم کے افراد نے کہا یہ ہمارے معبودوں کے ساتھ کسی نے کیا کیا ہے یقیناً ایسا شخص ظالم ہے۔ تب بعض اشخاص نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو جس کا نام ابراہیم ہے ان کی کمزوریاں بیان کرتے ہوئے سنا ہے

چنانچہ قوم مشتعل ہو گئی اور فیصلہ ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا جائے کہ ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ یہ ناروا سلوک کیوں کیا گیا ہے؟

قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝

وہ کہنے لگے کیا اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ یہ کیا ہے؟

تفاسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا گیا تو وہاں جم غفیر تھا اور

ہر قسم کے افرادِ قوم اس مجمع میں موجود تھے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سنہری موقع مل گیا کہ ان کے بتوں اور دیوتاؤں کے خلاف اتمام حجت کرتے چنانچہ آپ نے اس مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝

ابراہیم نے کہا آخر کسی کرنے والے نے تو یہ کام ضرور کیا ہے یہ سب سے بڑا بت سامنے کھڑا ہے اگر یہ بت بولتے ہیں اور ان کے اندر قوت گویائی ہے تو ان سے پوچھو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دلیل اور انداز کا بہت شہرہ ہوا اور بعض طبائع نے اس انداز تبلیغ سے اندر ہی اندر اثر قبول کیا لیکن تعصب اور ماحول نے ان کو قبولِ حق سے روکا حضرت ابراہیمؑ کی دعوتِ حق کو روکنے کے لئے قوم ابھی فیصلہ کر رہی تھی کہ اس وقت کے بادشاہ نمرود نامی کو ان تمام واقعات کی اطلاع پہنچ گئی۔ نمرود کے متعلق عربی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے۔

"ملك الكلدانيين هو ابن كوش بن حام جاء ذكره فى كتب العرب قالوا انه كان خصماً لابراهيم اشتهر بولوعه بالصيد"

نمرود کلدانی قوم کا بادشاہ تھا اور وہ ابن کوش بن حام ہے اس کا ذکر عربوں کی کتب میں مذکور ہے اور یہ نمرود حضرت ابراہیمؑ کا مخالف تھا مشہور ہے کہ اس کو شکار بہت ہی شوق تھا۔

نمرود جیسا عیاش اور فحاش بادشاہ حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت میں اور آپ کی دعوت و تبلیغ میں خطرہ محسوس کر رہا تھا اور اس کے دماغ میں اس کے مصاحبین نے یہ خیال راسخ کر دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کی تبلیغ اور پیغام پر اگر قدغن نہ لگائی گئی تو نمرود کی سلطنت کا زوال یقینی ہے۔ بعض ارباب حل و عقد کی رائے تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کے نام یہ حکم جاری کر دیا کہ آپ ہمارے دربار میں حاضر ہوں اور اپنے معاملہ کی صفائی بیان کریں قرآن کریم نے اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں یوں کیا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(البقرہ)

کیا تو تجھ کو اس شخص کا واقعہ معلوم نہیں جسے اللہ نے بادشاہت دی تھی۔ اس نے ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارہ میں مناظرہ کیا جب ابراہیمؑ نے کہا میرا رب تو زندگی اور موت دیتا ہے بادشاہ نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے پس تو اس کو مغرب سے نکال کر لے آ۔ اس پر کافر (بادشاہ) مبہوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے لوگوں کو کامیاب نہیں کرتا۔

شاہی دربار میں اس مناظرہ کا اثر یہ ہوا کہ نمرود بادشاہ نے اپنی شکست فاش پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھڑکتی ہوئی آگ میں جلا دیا جائے کیونکہ یہ شخص ہمارے بتوں کی حقارت کا مرتکب ہوا ہے اور یہ جرم ناقابل برداشت ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ تمام مادی وسائل مفقود تھے ماحول انتہائی مسموم نمرود بادشاہ کے شاہی احکام کے مطابق درباریوں نے ایک مخصوص جگہ بنائی جس میں کئی دنوں تک آگ دھکائی گئی اور آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔ بادشاہ وقت نمرود نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم نے یوں کیا ہے۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۔ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

(الانبیاء)

ان سب نے بالاتفاق کہا کہ (ابراہیم) کو جلاؤ اور اپنے بتوں کی مدد کرو اگر تم کرنا چاہتے ہو مگر ہم نے حکم دیا اے آگ تو سرد اور سلامتی بن جا انہوں نے ابراہیمؑ کے ساتھ مکر کیا مگر ہم نے ان کو ناکام کر دیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور مرحوم کی یادیں

قسط نمبر ۲

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل سابق مبلغ ہالینڈ و انڈونیشیا حال مقیم لندن

ابتدائی زمانہ تو انکی طالبعلمی کا زمانہ تھا جو پورے انہماک سے انہوں نے انجام دیا۔ والدین اپنی ملازمت کی مجبوری کی وجہ سے جدا تھے اور دور تھے اس لئے انہوں نے اپنے اس زمانہ کو اپنے طور پر ہی پوری ذمہ داری کے احساس کے ساتھ قادیان کے ماحول میں انجام دیا اور مولوی فاضل کرنے کے بعد مبلغین کلاس کے منازل طے کئے۔ مبلغین کلاس میں غالباً اُن کے ساتھی مکرم مولانا چراغدین صاحب اور مکرم مولانا محمد صادق صاحب چغتائی تھے جن کے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات آخر دم تک ہی قائم رہے۔ محترم انور صاحب کے ساتھ میری رہائش کا زمانہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ ۲۴ء سے ہے۔ جب میں مدرسہ احمدیہ کی حافظ کلاس میں داخل ہوا۔ اُن دنوں ہماری رہائش قادیان کی پرانی آبادی میں تھی اور اُس راستہ کے قرب میں تھی جو شہر سے پرانے اڈا کی طرف جاتا ہے۔ مکرم جناب عزیز دین صاحب جو آج کل لندن میں قیام فرما ہیں۔ ان کی رہائش قریب ہی تھی۔ چنانچہ اُن کے ساتھ میری جان پہچان ان ایام کی ہی ہے۔ اُن ایام کا وہ خوشکن اور پُر رونق نظارہ جو حضرت المصلح الموعود کی انگلستان سے واپسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ مجھے بخوبی یاد ہے اور اس کی یاد ہمیشہ ہی میرے لئے ایک لطف کا موجب ہے۔ یہ ۲۴ء کا زمانہ تھا۔ اس کے بعد ہمارے والد صاحب محترم نے قادیان کے محلہ دارالبرکات میں اپنا مکان تعمیر کیا تو پھر ہم وہاں منتقل ہو گئے۔ اُس وقت محلہ دارالفضل میں تو کچھ مکان نظر آتے تھے۔ مگر دارالبرکات کی آبادی ابھی بالکل ہی ابتدائی دور میں تھی خال خال ہی کوئی مکان نظر آتا تھا۔ مگر قادیان کا یہ زمانہ ایک خاص کیف کو اپنے اندر لئے ہوئے تھا اور خاص رنگ کی برکات کا حامل تھا۔ ہمارے لئے یہ امر بڑی خوشی کا باعث ہے کہ اُن دنوں جب کبھی حضرت اماں جان صاحبہ سیر کی غرض سے اس طرف کو تشریف لاتیں۔ تو کئی دفعہ انہوں نے ازراہ نوازش ہمارے جگہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا اور ہماری رہائش کی جگہ کو بابرکت کیا۔ ہماری والدہ محترمہ جو ان دنوں وہیں رہائش رکھتی تھیں اور صحابیہ تھیں۔ حضرت اماں جان صاحبہ انہیں بخوبی جانتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہماری اس رہائش گاہ کو جہاں محترم انور صاحب مرحوم پاکستان بننے سے پہلے مقیم رہے۔ حضور المصلح الموعود کی آمد سے متعدد مرتبہ برکت حاصل ہوتی رہی۔ ان دنوں کی ایسی پُر لطف یادیں زندگی کا عزیز ترین سرمایہ ہیں! محترم جناب انور صاحب نے اور ہم سب نے ان وقتوں کو نہایت اچھے طور پر ENJOY کیا۔ اور ان برکات سے لطف اٹھایا۔

قادیان کے پرانے پُر لطف اور بابرکت ماحول سے لطف اٹھانے کے علاوہ مرحوم جناب انور صاحب نے کھیل کے حلقہ میں بھی ایسے طور پر حصہ لیا کہ ایک رنگ میں نام پیدا کر لیا۔ اُس زمانہ کے اُن کے دوست جانتے ہیں کہ وہ فٹ بال اور ہاکی کے کامیاب گول کیپر تھے۔ آپ نے بڑے بڑے میچوں میں اور ٹورنامنٹوں میں حصہ لیا۔ قادیان میں بھی اور قادیان سے باہر بھی جب مبلغین کی ٹیمیں جایا کرتی تھیں۔ یہ ٹیمیں چونکہ علماء اور مبلغین پر مشتمل ہوتی تھیں اس لئے دونوں طرف مل جاتی تھیں۔ رات کو یہ مبلغین مختلف شہروں میں لیکچر اور تقریریں کرتے تھے اور دن کو وہ کھیل کے میدان میں میچ کھیلتے تھے۔ چنانچہ دونوں میدانوں میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب و کامران تھے اور اسلام کا نام بلند کرنے والے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس زمانہ کی ایک فوٹو اب بھی ایک میرے پاس موجود ہے۔ جو غالباً ۲۶ء کی معلوم ہوتی ہے۔ یہ فوٹو ایک فٹ بال ٹیم کی ہے جو جامعہ احمدیہ کے طلبہ پر مشتمل ہے اس میں ایک ممتاز کھلاڑی ہمارے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی اپنی فٹ بال ٹیم کی یونیفارم میں تشریف فرما ہیں سامنے درمیان میں محترم انور صاحب مرحوم بطور گول کیپر فٹ بال سنبھالے بیٹھے ہیں۔

کھیلوں کی دلچسپی کے علاوہ ہمارے بھائی جان محترم انور صاحب کے بعض اور دینی شغف بھی قابل قدر تھے۔ چنانچہ آپ کو جس حد تک آپ کے روزمرہ کے مشاغل اجازت دیتے۔ آپ کو حضرت اقدس کے اصحاب کے حالات اور اُن کے فوٹوز وغیرہ جمع کرنے کا بھی شوق رہا۔ چنانچہ اس ضمن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ مفید مواد اور بعض نایاب فوٹوز آپ نے حاصل کئے۔ اس سلسلہ میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے بھی غالباً آپ سے کچھ تعلق قائم کیا۔ بہر حال یہ ایک نہایت مفید کام تھا۔ جس کو آپ اپنے ذاتی شوق کی بنا پر انجام دیتے رہے۔ اور صحابہ کے حالات اکٹھے کرتے رہے اسی طرح علمی رنگ کی بعض معلومات۔ حضور اقدس رضؓ کی ضروری اور بعض مفید ہدایات اور بعض ضروری دفتری ریکارڈ کو محفوظ کرنے کی لگن بھی خاص طور آپ کی دلچسپی کا باعث تھی۔ چنانچہ ایسا ریکارڈ اور ایسی ہدایات خود آپ کے لئے اور آپ کے دوستوں کے لئے بعض دفعہ بہت مفید ثابت ہوئیں۔ اسی طرح مبلغین کو ضروری ہدایات جو بعض دفعہ حضور اقدس کی طرف سے دی گئیں۔ انہیں مبلغین کے افادہ کے لئے آپ نے بعض دفعہ شائع بھی فرمایا۔ تا جماعت کے دوستوں کے لئے یہ رہنمائی مشعلِ راہ کا کام دے۔ ایسے افادہ عام کے امور میں محترم انور صاحب کی خدمات بے لوث رنگ کی تھیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خدماتِ سلسلہ کے ضمن میں آپ کی زندگی کے دو زمانے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اوّل یہ کہ جب حضرت المصلح الموعود نے جماعت کے لئے تحریک جدید کو جاری فرمایا تو ابتدائی دفتری امور کی نگرانی کا سارا کام اور اس کی سعادت محترم انور صاحب کے حصہ میں آئی۔ چنانچہ کم و بیش ابتدائی ۱۰/۱۲ سال کا عرصہ یہ کام آپ ہی کی زیر نگرانی بطور انچارج تحریک جدید انجام پاتا رہا۔ اس کے بعد پھر یہ کام اس قدر پھیل گیا اور وسعت اختیار کر گیا کہ اس کام کو پھر مختلف شعبوں میں تقسیم کرنا پڑا اور اس کے مختلف وکالتیں حضور اقدس نے مقرر فرمائیں مگر تحریک جدید کے ابتدائی دور کی یہ سعادت اور اس کی خدمت کا شرف محترم مولوی انور صاحب کے حصہ میں آیا۔ اصل نگرانی تو حضور اقدس رضؓ ہی کی تھی مگر حضور کی ہدایت اور تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو وجود آلہ کا تھا خاص طور پر وہ محترم انور صاحب تھے اور یہ خدمت آپ کے لئے بہت برکات کا حامل تھی۔

۲۔ اس خدمت کے بعد پھر ایک لمبا زمانہ آپ کو حضور المصلح الموعود کے قرب میں بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور متعدد مرتبہ عملاً بطور پرائیویٹ سیکرٹری خدمات انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح حضور کے قرب کی برکات سے وہ سالہا سال تک مستفیض ہوتے اور یہ سعادت نہ صرف ان کی ذات کے لئے فخر اور سعادت کا باعث تھی بلکہ ہمارے سارے خاندان کے لئے قدر و منزلت اور مسرت کا باعث تھی اور بہت بہت برکات کا موجب ایک سچے مخلص احمدی کے لئے اس سے زیادہ اور کیا چیز لطف اور سعادت کا باعث ہو سکتی ہے کہ اسے اپنے پیارے آقا اور امام کا قرب اور اعتماد حاصل ہو۔ ایسی سعادت محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی مل سکتی ہے۔ اس میں کسی زورِ بازو کو دخل نہیں۔ ہاں اس دل میں خلوص و محبت اور عقیدت مندی کے جذبات اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہیں ایک حد تک معاون ضرور ثابت ہوتے ہیں اور ان فضلوں پر انسان میں جس قدر بھی خدا کا شکر ادا کرے کم ہے۔

خوشی ہے کہ محترم انور صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے عزیزم ملک لطف الرحمان صاحب شاکر کو بھی اپنے رنگ میں اپنے پیارے امام اور آقا کی خدمت اور حضور کے قرب کی سعادت حاصل ہے اللہ تعالیٰ یہ خدمت عزیزم موصوف کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ اس موقعہ پر اس بات کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ گزشتہ سال جب حضور اقدس یورپ اور امریکہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو عزیزم موصوف بھی حضور کی خدمت کے لئے حضور کے ہمرکاب تھا اور حضور کی معیت کا شرف اسے حاصل تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم بھائی جان مرحوم کی زندگی سے تعلق رکھنے والے ایمان افروز واقعات تو بے شمار ہیں بلکہ ان کی ساری زندگی ہی ایسے واقعات اور مشاہدات سے پُر ہے مگر اس وقت زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں۔ ممکن ہے کوئی اور دوست بھی اس پر قلم اٹھائیں۔ آپ کو جاننے والے احباب کا دائرہ کافی وسیع ہے۔ خصوصاً تحریک جدید کے زیر اہتمام ابتداءً جس قدر مبلغین بھی تبلیغ کے لئے باہر گئے۔ محترم انور صاحب کے ساتھ قریباً ہر ایک کا ہی کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رہا ہے۔ واقفین کی تعلیم اور ٹریننگ کا زمانہ اور پھر ان کی روانگی سے متعلقہ امور ابتداءً چونکہ تحریک جدید ہی کے زیر اہتمام تھے اس لئے جب تک محترم موصوف تحریک جدید کے انچارج رہے طبعاً مبلغین کو ان کے ساتھ رابطہ رہا۔ چنانچہ ایسے مبلغین میں سے متعدد مبلغین نے اس عاجز سے بھی آپ کی وفات کی تعزیت اور ہمدردی کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ یہاں لندن میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو جب اس اندوہناک خبر کا علم ہوا تو آپ نے بھی اس عاجز سے نہایت محبت بھرے ہمدردی کے جذباتِ تعزیت کا اظہار فرمایا اسی طرح بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے بھی میری بڑی ہمشیرہ محترمہ اہلیہ مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم سے، جو آج کل لندن آئی ہوئی ہیں سے اظہار تعزیت فرمایا۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ امام مسجد لندن جو امریکہ گئے ہوئے تھے واپس آنے پر انہیں اس خبر کا علم ہوا تو انہوں نے بھی درد بھرے محبت کے جذبات کا اظہار فرمایا اور ان کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح دور و نزدیک سے مجھے اور میری ہمشیرہ محترمہ کو یہاں لندن میں متعدد تعزیت کے جذبات موصول ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب ہمدردی کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ اور ہم سے جدا ہونے والے کو اپنے حضور اعلیٰ مقام سے نوازے۔

اس ضمن میں مجھے ایک چھوٹا سا واقعہ یاد آیا ہے جس کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ یہ واقعہ میرے لئے ایک لطف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا وجود جماعت میں ایک خاص مقام کا حامل ہے۔ محترم بھائی جان انور صاحب کی وقفیت اور تعلق تو حضرت میاں صاحب سے مختلف رنگوں میں تھا ہی۔ اور اکثر ملنے ملانے کے مواقع ان کے لئے ہوتے تھے۔ مگر کچھ محبت کا تعلق اس عاجز گنہگار کو بھی ان سے ضرور تھا۔ اور حضرت میاں صاحب کا وجود تو سراسر محبت تھا۔ ۵۶ء میں یہ عاجز انڈونیشیا سے ربوہ آیا اور ہفتہ عشرہ کے بعد پھر مجھے ہالینڈ روانہ ہونا تھا تو پھر روانگی سے قبل دعا اور برکت کی غرض سے خواہش تھی کہ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت اگر حاصل ہو سکے۔ تو زہے قسمت۔ حضرت میاں صاحب کی طبیعت ان دنوں ناساز تھی۔ چنانچہ محترم بھائی جان انور صاحب اس عاجز کو ان کے گھر لے گئے۔ حضرت میاں صاحب حسب معمول بڑی شفقت اور محبت سے پیش آئے۔ آپ اپنے بستر پر ہی تشریف فرما تھے۔ ملاقات کے دوران جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ محترم انور صاحب میرے حقیقی بھائی ہیں تو انہوں نے بڑے خوشکن تعجب کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ میں آپ دونوں کو الگ الگ تو جانتا تھا مگر یہ علم نہ تھا کہ آپ دونوں بھائی بھائی ہیں۔

حضرت میاں صاحب محترم سے یہ میری آخری ملاقات تھی کیونکہ اس کے بعد میں پھر پورے بارہ سال کے بعد ہی ربوہ واپس آ سکا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف علالت طبع کے باوجود گھر کا سارا صحن آہستہ آہستہ چل کر اس عاجز نابکار کو الوداع کہنے کی غرض سے چل کر دروازہ تک ہمیں چھوڑنے آئے اور السلام علیکم کے ساتھ رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سراسر شفق اور محبت بھرے وجود پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

ویسے تو اس زندگی میں موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے نہ کسی کو انکار ہے۔ نہ اس سے کوئی جائے مفر ہے مگر نادان انسان اسے بسا اوقات بھول جاتا ہے عام طور پر دیکھا جائے تو زندگی کی ان راہوں میں اندھیا دے بھی ہیں۔ اور اُجالے بھی۔ یہ زندگی اداسیوں اور حسرتوں میں لپٹی ہوئی پیلے گورو گفن لاش بھی ہے اور مسرتوں اور شادمانیوں میں رقصاں ہیولا بھی صفحۂ ہستی پر نت نئی کلیاں چٹکتی۔ پھول کھلتے مسکراتے اور پھر مرجھا کر عدم کی آغوش میں چھپ جاتے ہیں لیکن اس شاہراہِ حیات پر کوئی بل نہیں آتا۔ زندگی اور موت کا یہ چکر ازل سے جاری و ساری ہے اور اب تک اس طرح رواں دواں چلتا چلا جائے گا۔ مگر آہ! خالقِ حقیقی کے وجود سے جاہل فلسفی اور فکرِ آخرت سے بے نیاز انسان! ہاں۔ دنیا کے دلفریب اور حسین سپنوں میں کھویا ہوا نادان انسان! انجام سے غافل اور بے خبر۔ خود غرضی اور جاہ پرستی کی دبیز چادر اوڑھے ایک دوسرے کو سانپ کی طرح ڈس رہا ہے اور اپنے ہی بھائی کے خون کا پیاسا ہے خدا پرستی اور خدا ترسی کا تصور محض ایک بھولی ہوئی داستان بن کر رہ گیا ہے اور خالق کا وہ اثر قبول نہیں کرتا جو اسے کرنا چاہیئے۔ تاہم آئے دن کے واقعات اُسے یہ بھولا ہوا سبق یاد دلاتے رہتے ہیں اور بعض واقعات اس بارے میں تیر بہدف کا کام دیتے ہیں۔ خصوصاً اپنے اعزہ کی جدائی تو ایک دفعہ انہیں ہلا کر رکھ دیتی ہے اور زندگی کی دلچسپیاں ایک بے حقیقت سا تصور ہو کر رہ جاتی ہیں۔ مگر۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی کا مقصود دین کی خدمت رہی۔ جسے اپنے فعال زندگی کا اکثر حصہ اپنے روحانی آقا کا قرب حاصل رہا اور جسے وفات پر بھی اپنے آقا کی دعا نصیب ہوئی اور بالآخر جسے اللہ کی رضا حاصل کرنے والے مؤصیان کے زمرے میں جگہ نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارا انجام بھی بخیر کرے۔ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما دے اور ہم سب کو اپنی رحمت اور بخشش کی چادر کے نیچے چھپا لے۔

آمین یا رب العلمین۔

ویسے تو ایک لمحہ زندگی کا بھی اعتبار نہیں مگر طبعی لحاظ سے جوں جوں زندگی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہی ہے حضرت داغ کا یہ شعر اکثر زبان پر آجاتا ہے ؎

ہوش و حواس تاب و تواں جا چکے ہیں داغ
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ والے تو اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے اپنی منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہو گئے۔ اب خدا تعالیٰ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ والوں کے لئے بھی ان کے فرائض کی انجام دہی آسان فرما دے کہ وہ بھی اپنے مقصود کو حاصل کرتے ہوئے اپنی منزل مراد کی طرف گامزن رہیں۔ وباللہ التوفیق۔ وھو المستعان ونعم الوکیل۔

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب شاد۔ پی۔ ایس۔ آئی آف کراچی کے بڑے بھائی مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نسیم کلاتھ مرچنٹ اچانک مورخہ ۱۰ اگست کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کی وفات اچانک ہوئی۔ جس سے ان کے بیوی بچوں اور ان کے چھوٹے بھائی برکت چوہدری صاحب کو شدید صدمہ پہنچا۔ یہ صدمہ گو ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ لیکن جس ہمت سے ان کے پسماندگان نے اس صدمہ کو برداشت کیا وہ محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہے۔ کہ ان کو صبر طاقت عطا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں خاص مقام عطا فرمائے۔ ان کے بیوی اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(عبدالخالق صاحب کارکن صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ)

۲۔ ہمارے حلقہ ڈرگ روڈ کراچی کے ایک مخلص خادم منور احمد صاحب کھوکھر موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں ۱۶ ستمبر ۱۹۸۱ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (محمد سلیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

لجنات متوجہ ہوں

ہمارا مالی سال انشاء اللہ ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن تاحال کئی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے متعدد بار یاد دہانی کروانے کے باوجود بالکل چندہ موصول نہیں ہوا۔ اب ہر ضلع کی صدر لجنہ کو ان کے ضلع کی نادہند لجنات کے نام تحریک کئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ہر صدر ضلع اپنے اپنے ضلع کی ان لجنات سے فوری چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ ستمبر ۸۱ء کے وی پی

خریداران ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ایسے خریداران جن کا چندہ خریداری ختم ہے ان کے نام ماہ ستمبر ۸۱ء کا رسالہ بذریعہ وی۔ پی۔ پی بھجوایا جا رہا ہے۔ چونکہ ڈاکخانہ میں وی پی تھوڑے تھوڑے بک ہوتے ہیں اس لئے ماہ ستمبر ۸۱ء کے آخر تک انتظار فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کا تازہ فرمان

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۸۱ء کے مطابق ہر لجنہ سے تنظیم ناصرات کے تحت اجتماع ناصرات میں ایک نمائندہ ناصرات کا حاضر ہونا بھی اشد ضروری ہے۔ خاکسار عرض کرتی ہے کہ جس لجنہ میں ۷ سے ۱۵ سال عمر کی دو بچیاں بھی ہوں تو وہاں کی صدر صاحبہ اور سیکرٹری ناصرات کی ذمہ داری ہوگی ایک بچی کو بطور نمائندہ اجتماع میں ساتھ لائیں اور اطاعت امام کا فرض ادا کریں۔ اگر ایک بچی ہے تو اسی کو نمائندگی دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع و ناظمین تجنید خدام الاحمدیہ

کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ کرم اپنے ضلع کی جملہ مجالس کی تجنید خدام مکمل کروا کے جلد مرکز میں بھجوائیں۔ فجزاکم اللہ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقدہ جون ۱۹۸۱ء

بیرون از ربوہ

امتحان معیار اوّل

تعداد لجنات امتحان معیار اوّل : ۲۵

" ممبرات " " " : ۱۰۵

" کامیاب ممبرات " " " : ۱۰۴

امتیازی نتیجہ درج ذیل ہے:۔

اوّل : محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت غلام رسول صاحب از لجنہ مبارک آباد

دوم : ۱۔ محترمہ امۃ العزیز فرحت صاحبہ از لجنہ گلبرگ کالونی فیصل آباد

۲۔ محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ از لجنہ گوجرانوالہ

سوم : محترمہ مبارکہ عبدالحی ڈوگر صاحبہ از لجنہ گلبرگ کالونی فیصل آباد

نوٹ:۔ امسال امتحان معیار اوّل میں شامل ہونے والی ممبرات ربوہ اور بیرون از ربوہ نے مجموعی طور پر خدا کے فضل سے بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ خاص طور پر اوّل، دوم اور سوم آنے والی بہنوں نے بہت اچھی تیاری کے ساتھ امتحان دیا ہے۔ اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

امتحان معیار دوم

تعداد لجنات بیرون از ربوہ : ۴۶

تعداد ممبرات بیرون از ربوہ : ۷۳۱

تعداد کامیاب ممبرات بیرون از ربوہ : ۷۲۶

تعداد فیل ممبرات بیرون از ربوہ : ۵

امتیازی نتیجہ معیار دوم درج ذیل ہے:۔

اوّل : محترمہ رؤوف ندیم صاحبہ از لجنہ ملتان

دوم : محترمہ سعیدہ رفیق صاحبہ از لجنہ فیصل آباد

سوم : محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ بنت غلام رسول صاحب از لجنہ بشیر آباد سندھ

نوٹ ۱:۔ معیار دوم کے نتائج ربوہ اور بیرون از ربوہ بھی خدا کے فضل سے کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

نوٹ ۲:۔ ربوہ کی دو ممبرات جو امتحان میں سوم ہیں ان کا نتیجہ درج ہونے سے رہ گیا تھا وہ یہ ہیں:۔

سوم } ۱۔ قمر النساء عبدالمجید دارالبرکات ۱

۲۔ امۃ المتین قادر دارالنصر غربی

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سلائیڈز کی نمائش

۱۵، ۱۶ ستمبر کو نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی نے خاکسار کے حلقہ بھرو کے اور ڈسکہ میں سلائیڈز کی نمائش کی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خدام و اطفال نے اور انصار نے غیر احمدی احباب کو دعوت دی۔ حاضرین (مرد و زن) کی تعداد ۷۰۰ کے قریب تھی جن میں زیادہ تر غیر از جماعت احباب تھے۔ حاضرین نے بڑی دلچسپی سے اس پروگرام کو دیکھا اور سنا۔

(رانا محمود احمد شاہد مربی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یہ ارشاد الٰہی قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتلائی گئی ہے۔ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو عہد کیا ہوا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسے پورا کرے۔

پس جو شخص جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتا ہے اور جس پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہے۔ حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو اپنے اقوال اور اپنے افعال سے سچ کر دکھایا ہے اور حقیقت میں یہی سچے مسلمان ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے بڑے بھائی ملک پرویز احمد مغربی جرمنی میں علیل ہیں۔

(ملک مبارک احمد باغبانپورہ۔ لاہور)

۲۔ میرے والد محترم سید محمد داؤد صاحب ولد سید یامین شاہ صاحب مرحوم ۱۱ ستمبر سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ڈاکٹر ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

(سید حامد محمود نارتھ ناظم آباد کراچی)

۳۔ میرے ایک دوست مکرم صوفی محمد صدیق صاحب کے چھوٹے بھائی عبدالکریم صاحب یورالوجی وارڈ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ گردے قریباً معطل ہو چکے ہیں۔ برادرم محمد صدیق صاحب ان کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ عبدالکریم نوجوان عمر ہیں اور ان کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ (سیف اللہ ورڈ ایچ سعد اللہ پور ضلع گجرات)

۴۔ میرا بڑا لڑکا عبدالحی دو ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہے۔ حال ہی میں اپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ (اہلیہ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ (سندھ))

احباب ان سب مریضوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے

بقیہ:۔ اداریہ صفحہ ۲ سے آگے۔

کہ آپ کے بچوں کو انگریزی آ گئی ہے۔ آپ کا فخر اسمیں نہیں کہ آپ کے بچے اردو بھول گئے۔ آپ کا فخر اس میں ہے کہ آپ کے بچوں کو عربی اور اردو دونوں زبانیں آتی ہیں جو امت واحدہ کی زبانیں بننے والی ہیں۔"

حضور نے بہت پُرجلال لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"اپنی نسلوں کو لعنت خداوندی سے بچانے کی فکر کریں۔ اور ان کی اسلامی رنگ میں تربیت کریں ورنہ آئندہ نسلیں آپ پر لعنت بھیجیں گی کہ ہمارے والدین نے اردو نہ پڑھا کر ہمیں روحانیت کے سرچشمہ سے محروم کر دیا۔ اگر آپ اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت نہیں کریں گے انہیں دین نہیں سکھائیں گے اور انہیں یہاں کے رنگ میں رنگین ہونے دیں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو دھتکار دے گا۔ وہ اور قوموں کو آگے لے آئے گا جو اعمال صالحہ بجالانے والی اور دین کی خدمت کرنے والی اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والی ہونگی"۔ (دورہ مغرب صفحہ ۴۴۴ - ۴۴۵)

عہدیداران الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ

محترم ایڈمنسٹریٹر صاحب جامعہ احمدیہ نے الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے سال ۶۱ - ۱۳۶۰ ہش / ۸۲ - ۱۹۸۱ء کے لیے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری عنایت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب کو صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الرئیس	قمر داود کھوکھر	درجہ خامسہ
الامین	صالح احمد	" رابعہ
نائب الامین	ظفر اللہ خان طاہر	" ثالثہ
مساعد التحریر	عبدالرشید انور	" خامسہ
ممثل عن طلاب الافارقہ	عبدالغفار	" ثالثہ
" " " اندونیسیا	بشیر الدین	" ثالثہ
" " " سائر البلاد	مظفر احمد سدھن	" ثانیہ
" " مدیر الجامعۃ	نصیر احمد چوہدری	" ثانیہ

(الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ)

"تعارف "احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن" برائے فرسٹ ایئر طلبہ"

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جس کا سابقہ نام احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن تھا) ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مقصد خالصتاً احمدی طلبہ کی دینی تربیت، اخلاقی نشوونما اور تعلیمی ترقی ہے۔ جس کا رسنما اصول طلباء میں غیر اسلامی غیر قانونی اور تخریبی سرگرمیوں کی کسی قیمت پر اجازت نہیں دیتا۔ اس تنظیم کے مقاصد دستور کے مطابق درج ذیل ہیں۔

(i) احمدی طلباء کے کردار کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنا۔

(ii) احمدیت کے اصولوں کے مطابق طلباء کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی حفاظت اور بلند کردار کی نشوونما کے لئے کوشش کرنا۔

(iii) احمدی طلباء میں احمدیت کی حقیقی روح پیدا کرنا اور احمدیت کی اشاعت کے لئے جدوجہد کرنا۔

(iv) مختلف تعلیمی اداروں کے درمیان رابطہ استوار کرنا۔ اراکین کی تعلیمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

احمدی طلباء کے لئے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنا۔ اپنے حقوق کے حصول کے لئے غیر قانونی اور غیر اسلامی ذرائع اختیار کرنا تعلیمی اداروں کے تعلیمی ماحول کو پراگندہ کرنا۔ قطعاً ناجائز ہے یہ تنظیم تعلیمی اداروں میں مروّج عام تنظیموں سے اس لحاظ سے بھی مختلف ہے کہ نہ تو اس کے اپنے کوئی سیاسی عزائم ہیں اور نہ کسی پارٹی کے سیاسی مقاصد کے لئے میدان ہموار کرنا اس کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے بلکہ اس کا بڑا اور اہم مقصد احمدی طلباء کو اس رنگ میں رنگین کرنا ہے کہ ان کے قول و فعل پر اسوۂ محمدی کی چھاپ ہو اور زیور علم سے آراستہ ہو کر قوم و ملک کی خدمت کر سکیں۔ ہر احمدی طالبعلم جو کسی بھی کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہو TPSO FACTO ایسوسی ایشن کا رکن ہوگا۔ اس کا فرض ہوگا کہ وہ اس تنظیم کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر دم کوشاں اور مستعد رہے قومی وقار کو بلند تر رکھنے اور ملکی استحکام کو مضبوط تر کرنے کے لئے ہر دم کوشاں اور مستعد رہے اور اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاکر خدمت پر کمربستہ رہے۔

(اقتباسات دستور احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان)

احمدی طلباء سے درخواست کی جاتی ہے کہ فوری طور پر اپنے کالج کے عہدیداروں سے رابطہ قائم کریں تاکہ باقاعدہ دستور اور لائحہ عمل کے مطابق تنظیم کے اغراض و مقاصد پورے کئے جا سکیں۔

وسیم احمد محمود
(جوائنٹ سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن)
(اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور)

لجنہ اماء اللہ اور تعلیم القرآن

"لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۴)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

قائدین مجالس! یکم اکتوبر تا ۱۰ اکتوبر عشرۂ وصولی منائیں: (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعزیت نامہ

جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی بر وفات مبلغ احمدیت جزائر فجی مولوی حافظ عبدالحفیظ صاحب ملک

ممبران جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی کا یہ غیر معمولی اجلاس مبلغ اسلام مولوی حافظ عبدالحفیظ صاحب ملک مبلغ جزائر فجی کی اچانک اور بے وقت وفات پر اظہار تعزیت کے لئے زیر صدارت امیر و مبلغ انچارج جزائر فجی مولوی سجاد احمد صاحب خالد مورخہ ۸۱/۸/۲۲ مسجد فضل عمر صووا کے مقام پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ انچارج نے مولوی حافظ عبدالحفیظ صاحب مرحوم کی زندگی پر مختصر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ مولوی صاحب مرحوم کا وجود جماعت کے لئے نہایت مبارک تھا۔ تقریر کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہم ممبران جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی سابق مبلغ مجاہد احمدیت مولوی حافظ عبدالحفیظ صاحب ملک کی ناگہانی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم۔ دلی صدمے اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ غمناک خبر سنکر یقیناً جماعت کے ایک ایک فرد کو دکھ پہنچا ہے کہ مکرم حافظ مولوی عبدالحفیظ صاحب ملک مبلغ جزائر فجی LAHBASA سے Seoaed آتے ہوئے کار کے حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم مولوی صاحب کو فجی میں دین کی خدمت کے لئے آئے ابھی ڈیڑھ سال کا عرصہ ہونے والا تھا کہ اس حادثہ سے دوچار ہو گئے۔ ہم ممبران جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی کے دل شدید غم زدہ ہیں۔ مرحوم و مغفور دین کا شدید جوش رکھنے والے سلسلہ کے وفادار اور اطاعت گزار انسان تھے۔ خاموشی طبع آپ کا زیور تھا۔ مرحوم مولوی صاحب نے ۱½ سال کا عرصہ مشن کا کام سرانجام دیتے ہوئے نہایت اخلاص اور وفاداری کے ساتھ گزارا۔ آپ کی طبیعت میں سنجیدگی اور ذمہ داری کا احساس غیر معمولی تھا۔ سلسلہ کے عاشق اور فدائی تھے دین کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے اور متقی انسان تھے۔ کامیاب مبلغ۔ تہجد گزار۔ قرآن کے سچے عاشق۔ حافظ قرآن اور ایک عالم نوجوان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم مولوی صاحب کو ان گنت خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان سب کا شمار آسان نہیں تھوڑے ہی عرصہ میں مولانا صاحب مرحوم نے بچے بڑے مرد عورت بوڑھے اور نوجوانوں کے دلوں میں مقام حاصل کر لیا تھا۔ آپ کا وجود یہاں کی جماعت کا سرمایہ تھا۔ آپ دل کو جلد موہ لینے والے اور ہنس مکھ انسان تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم طب سے بھی نوازا تھا۔ آپ کو فجی میں ہزارہا لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی عمر صرف ۳۴ سال تھی۔ آپ نے تادم آخر نہایت محنت و جانفشانی اور جانثاری سے خدمت سلسلہ وطن اور بیوی بچوں سے ۱۲ ہزار میل دور رہ کر پوری جانفشانی سے کی"۔

ہم جملہ مبلغین۔ ممبران و کارکنان جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی اپنے اس خصوصی اجلاس کے ذریعہ مبلغ احمدیت مرحوم مولوی حافظ عبدالحفیظ صاحب کی اچانک و بے وقت وفات پر شدید گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے آپ کا خون یقیناً رنگ لائے گا آپ کی موت شہادت کی موت ہے کیوں کہ دین کی سربلندی میں آپ عملی طور پر میدان جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولوی صاحب مرحوم کے بیوی بچوں اور لواحقین کو جو کہ ایک شہید کی یادگار ہیں انتہائی صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو اس گہرے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ ان کے بچوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ ہمیشہ ان کے سروں پر رکھے وہ خادم دین بنیں اور مرحوم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں آمین۔

ہم تمام ممبران جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی اپنے پیارے محسن آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بھی احسان مند ہیں کہ آپ نے اس موقعہ پر ہمیں اپنی خاص توجہ سے نوازا اور دلجوئی فرمائی اور آئندہ بھی ہم امید رکھتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر شفقت کا سایہ ہمارے سروں پر رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سایہ ہمارے سروں پر مدت مدید تک قائم رکھے اور آپ کو کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے تا جلد از جلد آپ کے ہاتھوں حق کا غلبہ قائم ہو۔ (آمین اللھم آمین)

محبوب یوسف خان

(جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی)

حقیقی ایمان، استقامت اور حضورِ قلب قبولیتِ دعا کی شرائط ہیں

جو شخص ان شرائط کو سامنے رکھ کر دعا کریگا کبھی ناکام نہ ہوگا: مولانا نذیر احمد مبشر کا خطبہ جمعہ

ربوہ۔ ۲۵ ستمبر۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ جمعہ دیتے ہوئے انہوں نے شرائط قبولیت دعا پر روشنی ڈالی۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ آیت قرآنی

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ

(الفرقان: ۷۸)

میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سے دعا نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں ہو سکتی۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جا بجا فرمایا ہے کہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اس کی سنتا ہوں۔ مگر اس کے لئے بعض شرائط ہیں اور جب دعا ان شرائط کو سامنے رکھ کر کی جاتی ہے تو ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔

اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ پہلی شرط قبولیت دعا کی یہ ہے کہ دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا ایمان اور یقین ہو اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے اور اسے یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول کریگا آپ نے اس ضمن میں حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقتباسات از ملفوظات سیدنا حضرت اقدس پڑھ کر سنائے۔ آپ نے بتایا کہ قبولیت دعا کی دوسری شرط صبر و استقلال ہے کہ دعا مانگنے والا جلدی نہ کرے اور تھک کر دعا کرنے سے رک نہ جائے۔ اس ضمن میں آپ نے حدیث کے ذریعہ اس شرط کی وضاحت کی۔ تیسری شرط کے متعلق آپ نے فرمایا کہ قبولیت دعا کی ایک اہم شرط یہ ہے کہ دعا مانگتے وقت حضور قلب اور یکسوئی دعا مانگنے والے کو حاصل ہو اور وہ پوری توجہ اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے۔ آپ نے ایک حدیث بیان فرمائی جس میں بتایا گیا ہے کہ غافل کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ وقت کے پیش نظر وہ انہی تین شرائط پر اکتفا کرتے ہیں۔

بقیہ: بحرِ حکمت کے موتی

کہ کامل معرفت اسکو نصیب نہ ہو اور کامل معرفت نہیں ملتی۔ جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزے نہ دیئے جائیں"۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۶)

تبدیلی دوکان و تبدیلی اسٹیٹ ایجنسی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اپنی دوکان مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار کے فرنٹ پر شفٹ کر لی ہے۔ اسی طرح پراپرٹی ڈیلر کا دفتر بھی مومن کلاتھ ہاؤس والی نئی دکان کے ساتھ ہی شفٹ کر لیا ہے۔ ہم اپنے کرمفرماؤں سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ہماری تبدیلی دوکان کو یاد رکھیں گے اور ہمیں آئندہ بھی خدمت کا موقع عنایت فرماتے رہیں گے۔ شکریہ

خواجہ عبدالمومن

پروپرائٹر مومن کلاتھ ہاؤس و مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر نزد الکیمسٹ و نیشنل بنک چوک مسجد مہدی گولبازار ربوہ فون دوکان ۵۱۷ فون رہائش ۵۷۱

"دنیا کی محبت سارے خطاکاریوں کی جڑ ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صـ۳۵۵)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴